شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا حافظ

عبد الحمید الازہر رحمہ اللہ تعالیٰ

فضیلۃ الشیخ قاری حبیب اللہ ارشد حفظہ اللہ تعالیٰ
مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد

یہ قانون قدرت ہے کہ (کل نفس ذائقة الموت)

اور (کل من علیها فان و یبقیٰ وجه ربک ذوالجلال والاکرام)

ملک و بیرون ملک تمام دینی، مذہبی، علمی اور جماعتی حلقوں میں یہ خبر نہایت رنج وغم کے ساتھ سنی گئی کہ ممتاز عالم دین شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا حافظ عبدالحمید ازہر یکم صفر المظفر 1437ھ بمطابق 14 نومبر 2015ء بروز ہفتہ شدید علالت کے بعد اللہ کو پیارے ہو گئے انا لله وانا الیه راجعون حقیقت یہ ہے کہ ہر انسان کا وقت مقرر ہے۔ اور اس میں کوئی کمی بیشی یا تاخیر نہیں ہو سکتی لیکن ایک عالم کی موت تو پورے جہان کی موت کے مترادف ہے

(موت العالِم موت العالَم)

یقیناً حافظ صاحب کی رحلت صرف مسلک اہلحدیث کیلئے ہی نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کیلئے بڑا دھچکا اور بہت بڑا علمی نقصان ہے اور ایسا خلا ہے جو مدتوں پورا نہ ہو سکے گا کیونکہ یرفع العلم بقبض العلماء (کہ علماء کے فوت ہونے سے علم اٹھ جائے گا۔)

ان کے اہل خانہ جہاں ایک شفیق سرپرست سے محروم ہوئے وہاں دینی حلقے بالخصوص مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان ان کی خداداد علمی صلاحیتوں، عملی خوبیوں اور قائدانہ کردار سے محروم ہوگئی ہے بہرحال ان اجل الله اذا جاء لا یوخر کے سامنے سر تسلیم خم کر کے خالق ارض و سماء کی رضا پر راضی رہنا پڑتا ہے اور یہی ایک مسلمان اور مومن کا شیوہ ہے کہ وہ ہر حال میں صابر و شاکر اور اللہ کی رضا پر راضی برضا رہتا ہے۔

ہر چیز پہ قادر ہے وہی قادر مطلق انسان تو ہر حال میں راضی برضا ہے

راقم الحروف کو حضرت حافظ سے کوئی قدیم تعلق یا واسطہ تو نہ تھا اور نہ ہی ان سے فیض حاصل کرنے کا موقع ملا البتہ جامعہ سلفیہ میں جب بھی ان کی آمد ہوتی تو شرف ملاقات ضرور حاصل ہو جاتا

تھا۔اوران سے ملاقات سے پہلے جو کچھ ہم نے ان کی خوبیوں اورقرآن وسنت کی خدمات کے حوالے سے ان کی صلاحیتوں کے بارے میں سنا تھا تو دل میں ان کی زیارت کا اشتیاق اورشوق بھی پیدا ہوا تھا جو کہ الحمدللہ پورا ہوا بلکہ ان کی زیارت کے ساتھ ساتھ ان کے قیمتی بیان سننے کا شرف حاصل ہوا۔

اورمزید براں ہمارے ایک بہت ہی قابل اوراچھے شاگرد مولانا قاری حامد یونس صاحب جو کہ جامعہ سلفیہ سے فارغ التحصیل ہونے کے متصل بعد ہی حضرت حافظ صاحب کی طلب پر (کہ ایک اچھا عالم ومدرس چاہیے)ادارہ جامعہ سلفیہ کی جانب سے انہیں حضرت حافظ صاحب کے پاس بطور مدرس بھیجا گیا تو حامد یونس نے بھی ہمیں بعد میں بتایا کہ وہ ان سے بہت متاثر ہوئے ہیں کیونکہ حامد یونس صاحب نے انہیں قریب سے دیکھا اور حقیقتاً انسان معاملات سے پہچانا جاتا ہے لہٰذا جب سے حامد یونس صاحب وہاں گئے ہیں بڑے خوش ہیں اوردین کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں اورایک مدرس کا اپنے مہتمم سے خوش ہونا بھی مہتمم کے اعلیٰ ظرف اور باعمل ہونے کی قوی دلیل ہے۔

اور یقیناً وہ ایک باعمل عالم اورداعی تھے ان کی زبان میں بھی تاثیر تھی یہی وجہ ہے کہ ان کے سب متعلقین منسوبین بھی معاملات میں ان سے خوش ہیں اوراب ان کی جدائی میں بہت صدمے میں مغموم بھی ہیں اورکثرت سے تعزیتی پیغامات ٗاخبارات ورسائل میں دیکھنے کو ملے ہیں۔

بہرحال بندہ بشر ہے کوئی نہ کوئی کمی کوتاہی کہیں نہ کہیں ممکن ہوسکتی ہے ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ رب العزت قرآن وسنت کے اس داعی شیخ الحدیث والتفسیر عالم باعمل حضرت مولانا حافظ عبدالحمید ازہر صاحب کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے اوراعلیٰ دینی خدمات پر انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

اوربتقاضائے بشری ان کی کمی کوتاہی کو معاف فرمائے اوران کے بچوں اورشاگردوں کو ان کیلئے صدقہ جاریہ بنائے اورتمام اہل خانہ اور متعلقین اورپسماندگان سے ہم تعزیت کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو صبر جمیل کی توفیق دے اور ہمت وحوصلے سے صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اورحضرت حافظ صاحب کے درجات اللہ تعالیٰ فردوس کے اندر بلند فرمائے اوران کے جانشین کو ان کے لگائے ہوئے باغیچے کی آبیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین یارب العالمین